ناٹک

مآل غرور

عرف

چندا و خورشید نور

مؤلفہ

جناب حافظ محمد عبد اللہ صاحب رئیس حتّورا ضلع فتحپور ہسوہ

مینیجنگ ڈائرکٹر

انڈین امپیریل تھیئٹرکل کمپنی

بظل حمایت

عالیجناب معلّی القاب سری سوائی

مہاراج رانا نہال سنگھ لوکندر بہادر

والیٔ ریاست دھولپور پیٹرن کمپنی مذکورہ

—•*✻*•—

مطبع الٰہی آگرہ میں محمد مچھو خاں کے اہتمام سے چھپا

۱۸۹۲ء

طبع اوّل ۱۰۰۰ جلد

قیمت فی جلد دو آنہ ۲

اشتہار فروخت کتب ناٹک و نقل

ستمبر ۱۸۹۲ء

کتب ناٹک و نقل مفصلۂ ذیل مولفہ حافظ محمد عبد اللہ صاحب پروپرائٹر انڈین امپیریل تھیٹریکل کمپنی میرے پاس موجود رہتی ہین جو صاحب خرید فرمانا چاہین وہ بارسال قیمت مقررہ یا بذریعہ قیمت طلب پارسل منگوا لین۔
ذیل کی کل کتابین مولوی مجید الدین احمد مہتمم مطبع اکبری آگرہ - محلہ نئی بستی سے ملینگی

نمبر شمار	نام ناٹک	قیمت فی جلد	نمبر شمار	نام ناٹک	قیمت فی جلد
۱	انجام ستم عرف ظلم اظلم	۴ر	۲۰	صنوبر و شمشاد عشق پری و آدمزاد	۳ر
۲	انجام نیک و بد انسان سیف السلیمان	۴ر	۲۱	ضیاے عالم و نور جہان ناٹک	۳ر
۳	بزم فرخ ناٹک معروف بہ فرخ سبھا حافظ	۴ر	۲۲	ظلم عمران مرد و معروف بہ عدل سلطان محمود	۴ر
۴	پسندیدہ آفاق علی بابا و چہل قزاق	۴ر	۲۳	عطاے سلطنت فی سبیل اللہ معروف بہ سخاوت خدا دوست بادشاہ ..	۵
۵	پورن بھگت ناٹک	۳ر	۲۴	فسانۂ عجائب ناٹک	۴ر
۶	پولیس ناٹک	۵ر	۲۵	فسانۂ غمگین فرہاد و شیرین ..	۴ر
۷	تحفۂ سیزدہم صدی فریب فتنہ و نتیجۂ بدی	۳ر	۲۶	قانون محبت معروف بہ انجام الفت	۳ر
۸	تماشاے دلپذیر عرف بینظیر و بدر منیر	۴ر	۲۷	گنجینۂ محبت طلسم الفت حصہ اول	۶ر
۹	ثمرۂ نیک و بدسلوک معروف بہ عشق بکاولی و تاج الملوک	۵ر	۲۸	ایضاً حصہ دوم یعنی آخر	۶ر
۱۰	جلسۂ پرستان عرف بزم سلیمان	۳ر	۲۹	مآل غرور عرف چندا حور خورشید نور	۲ر
۱۱	خون عاشق جانباز معروف بہ جفاے سست ناز	۵ر	۳۰	مرقع مہرانگیز و قباد معروف بہ نقش سلیمانی و بست شداد	۴ر
۱۲	دلبند عالم المعروف بہ فتنہ و غانم	۴ر	۳۱	نیرنگ الفت معروف بہ خواب محبت	۴ر
۱۳	ذخیرۂ عشرت معروف بہ اندر سبھا امانت	۳ر	۳۲	وقائع دلگیر معروف بہ عشق رانجھا ہیر	۳ر
۱۴	رحم داور معروف بہ جفاے ستمگر ..	۳ر	۳۳	ہوائی مجلس و ہفت نیرنگ طلسم	۲ر
۱۵	زہرہ و بہرام ناٹک	۴ر	۳۴	نغمات پولیس ناصح	۰ر
۱۶	ستم ہامان و فریب شیطان ..	۴ر	۳۵	نقل اندھیر نگری	۱ر
۱۷	سخاوت حاتم طائی متعلقہ عشق منیر شامی	۴ر	۳۶	نقل چنبیلی گلاب	۱۰ر
۱۸	سوانح قیس مفتون معروف بہ عشق لیلی و مجنون	۴ر	۳۷	نقل قریب محبت	۱۰ر
۱۹	شکنتلا ناٹک	۶ر	۳۸	نقل نورالدین و حسن افروز ..	۱ر

المشتہر شیخ محمد نظیر وکیل - مقام شہر فتحپور ہنسوہ - محلہ قضیانہ

مآلِ غرور

عرف

چندا ور خورشید نور

—— ۰*۰ ——

پہلا ایکٹ پہلا سین

—— ۰*۰ ——

دیوانخانہ پردہ نمبر (۷)

—— ۰*۰ ——

[انجار کا بلباس ساحرانہ دھرتی راج سے لو لگائے رعد کا سمت آسمان ہاتھ اوٹھائے نظر آنا برق وش کا زاہدانہ تسبیح پھرانا]

غزل - دھن بلاول - تال قوالی

طرز - "کیا سج دھج سے آئی نویلی دیکھو وہ البیلی بنی - - "

انجار

دھرتی راج بھبوت مین کب سے تجھپہ رما بیٹھا ہون — دین و دنیا چھوڑ کے سب سے ہاتھ اٹھائے بیٹھا ہون
بندہ ہون دل و جان سے تیرا کرتا ہون بس تیری جے — قدمون پہ تیرے ہے مولا سر کو جھکائے بیٹھا ہون
جلد مجھے دربار مین اپنے تو اے مولا بلوا لے — دیر سے مین دیدار کی تیری آس لگائے بیٹھا ہون

[دھرتی راج کی مہربانی سے انجار کا یکایک زمین مین سما جانا ۔]

غزل - دھن کلیان - تال دادرا

طرز۔ ،، اندر زمین کے عشق ہے عشق آسمان مین۔ ۔ ،،

رعدشاہ

دائم پڑا ہوا تیرے در پر نہین ہون مین — خاک ایسی زندگی پہ کہ پتھر نہین ہون مین
کیون گردشِ مدام سے گھبرا نہ جائے دل — انسان ہون پیالہ و ساغر نہین ہون مین
یارب زمانہ مجھکو مٹاتا ہے کس لئے — لوحِ جہان پہ حرفِ مکرر نہین ہون مین
حد چاہیئے سزا مین عقوبت کیواسطے — عاصی ہی ہہ کافر اکفر نہین ہون مین
کرتے ہو منع مجھکو قدمبوس کس لئے — کیا آسمان کے بھی برابر نہین ہون مین

[آتش فرشتے کی مہر سے رعد کا یکایک غائب ہو جاتا۔]

غزل۔ دھن زلہ۔ تال قوالی

طرز۔ ،، نہین آتا میرا دلبر میرے گھر۔ ۔ ،،

برق وش

نہ فلک پہ گئے نہ تو خاک ہوئے — یہہ بھی نہوئے وہ بھی نہوئے
نہ نجس بنے نہ تو پاک ہوے — یہہ بھی نہوے وہ بھی نہوے۔ — نہ فلک
نہ کسی کے گلے کا ھار ہوے — نہ کسی کے خلش کو خار ہوے
نہ تو گل نہ خس و خاشاک ہوے — یہہ بھی نہوے وہ بھی نہوے۔ — نہ فلک
نہ تو عشق مین جی دینے کو ڈرے — نہ تو قول کے اوس سے کبھی ٹال کرے
بنے خایف نہ تو بیباک ہوے — یہہ بھی نہ ہوے وہ بھی نہوئے — نہ فلک
نہ تو گل کی روِش کھل کھل کے ہنسے — نہ تو نالہ کرکے قفس مین پھنسے
بنے شاد نہ ہم غمناک ہوئے — یہہ بھی نہوے وہ بھی نہوئے — نہ فلک
نہ تو رونقِ عالم ھلئے ہوئے — نہ خرابیِ دنیا واسے ہوئے
نہ تو جہل نہ ہم ادراک ہوئے — یہہ بھی نہوئے وہ بھی نہوئے — نہ فلک

[انجا کا شاہی لباس مین سہ دھرتی راج زمین سے نکل آنا برق وش
کا گھبرا کر دونون کو تکتے رہجانا۔]

ٹھمری - دھن بہنس - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - ،، دھن دھن دھن تو ہے سلج - - ،،

اںجار

اے میرے مولی دھرتی راج	سن تو میرے سرتاج - ای میرے
موت سے میری عمر کا گلشن	ہو نہ کبھی تاراج - ای میرے
مجھپہ نہ غالب ہو کوئی انسان	بد یا نیک مزاج - ای میرے
ہو مقبول اے شاہِ عالم	عرض یہ میری آج - ای میرے

چوبولے - دھن چھایا - تال قوالی

طرز - ،، راجہ اندر کہتے ہین مجھکو خاص و عام - - ،،

دہرتی راج

مقبولِ درگاہ ہی تو تو اے اںجار	ہون تیری امداد پر تو ڈرست زینہار
ہرگز اپنی موت سے تو نہ مریگا مان	غالب تجھپر دہر مین ہو نہ کوئی انسان
ہان لیکن جو شخص ہو صحبتِ زن سے پاک	طاعت بارہ سال وہ حق کی کری غمناک
بیشک ایسا شخص تو ہے غالب ہر آن	لے سکتا ہے جان وہ تیری ای ذیشان

[دہرتی راج کا زمین مین غایب ہو جانا اںجار کا مغرور ہو کر اپنے چچا برق وش کو بے ادب ٹھہرانا۔]

غزل - دھن جھنجوٹی - تال چاچر

طرز - ،، میری جان جاتی ہے ای دلربا - - ،،

اںجار

ہوا ہے تو دیوانہ کیا اے چچا	ادب تجھکو سکہلا تا کیا اے چچا
مرا درجہ کیا ہی مین کون ہون	نہین تو نے کچھ جانا کیا اے چچا
ہون مین بادشاہِ زمین و زمان	تو مطلق نہین دانا کیا اے چچا

[برق وش کا مجبوراً شرکر تعظیم بجا لانا اںجار کا اترانے ہوئی جانا۔]

غزل دھن زلہ جھنجوٹی۔ تال دادرا

طرز۔ ،،دل کو ہمارے عشق بت دلبراسے ہے۔ ،،

برق وش

یارب وہ بھول جائیگا انپھ قرینے کو
قدرت کسی طرح کی ندے تو کمینے کو

صد حیف یاے سنگ سیہ قدر خاتمی
اور گہر انگوٹھی مین نہین ملتا نگینے کو

کھاتے ہین روز نعمتین بد نیک بخت دل
مے ہی انہین تو خون جگر انکے پینے کو

دل اپنا زنگ کیتے سے کوئی کرے خراب
صاف آئینہ سا رکھینگے ہم اپنے سینے کو

زرنگری سے نکلتا نہین ہوتا میر آہ
مدت سے جایا چاہتا ہون مین مدینے کو

عشق حقیقی چاہے تو پہلے مجازی کر
کیا بام پر تو پہونچیگا چھوڑا جو زینے کو

اس دار فانی سے مجھے یارب اٹھا جلد
بد تر سمجھتا موت سے ہون مین تو جینے کو

(رعد شاہ کا بلباس شاہانہ آتش فرشتے کی تخت کو پکڑے ہوئے آسمان سے اتر آنا)

مین تو ای آتش فرشتے آپ کا غلام ہون
آپ کا غلام ہون گو شاہ ذی کرام ہون

اے مرے مولی او سب سے اولی
پھر تمسے رکھتا کام ہون مین آپکا غلام ہون

کوئی ذی قالب ہو نہ تجھ پہ غالب
مین زندہ ہی مدام ہون مین آپکا غلام ہون

غزل۔ دھن زلہ جھنجوٹی۔ تال دادرا

طرز۔ ،، کیا رنگ ہی بگڑا ہوا دنیا کے چمن کا۔ ۔ ،،

آتش فرشتہ

اے رعد بت مون تو رہا میرا پرستار
جو چاہتا ہی تو تجھے حاصل ہی خوش اطوار

تجھپر کوئی ذی روح نہین ہونیکا غالب
ہان ایک مگر شرح تو سن اوسکی طرحدار

دنیا کے حسینون سے حسین جسکی ہو معشوق
دامن سے رہے پاک ہو شوہر کا فقط پیار

اوس بی بی کا شوہر تو ہوا اوپر تیری غالب
پر دوسرا کوئی نہین ہے کس لئے غمخوار

اب چین سے کر جاکے تو زرنگری کی شاہی
نیکی پہ چلیگا تو ہون مین تیرا مددگار

(آتش فرشتہ کا تخت پر بیٹھکر اُڑجانا رعدشاہ کا جامہ مین پہولا نہ سمانا ۔)

غزلیات ۔ دھن جھنجھوٹی ۔ تال دادرا

طرز ۔ ،، گل ہین شگفتہ بلبلِ ناشاد کے لئے ۔ ،،

رعدشاہ

اے برق وش سنا کہ میری کیسی شان ہے ۔ قبضے مین ہاتہ میرے زمانے کی جان ہے

بی بی میری حریف کی ہے پاک عصمت ایک ۔ رکہون نہ اوسکو پاک تو پہر کیا زبان ہے

سب پر قوی کیا ہے مجہے آتش فرشتے نے ۔ اب کسکو میرے ہاتھ سے ملتی امان ہے

کچھ قبضہ میرا بہائی اسی ملک پر نہین ۔ ارض و سمان ہین میرے مرا ہی جہان ہے

برق وش

اے بہائی باز آؤ کلامِ غرور سے ۔ آلودہ تم زبان نکرو اس قصور سے

آتش فرشتہ کی ہے مدت تب جناب کو ۔ برسون ہی جبکہ عاجزی رکہی غفور سے

ہے پاک عصمتون کا تو حافظ خدائے پاک ۔ بگڑے نہ دامن اونکا کسی تے شعور سے

مسدس تحت اللفظ

رعدشاہ

اے بیوقوف تجھکو تو مطلق نہین شعور ۔ میرے لئے ثواب ہی جو کچھ کرون قصور

کالی گھٹا بہن تیرا آنا ہے اب ضرور ۔ جلدی بتا مجھے تو اے ہمشیرِ رشکِ حور

(رعدشاہ کا تالی بجانا کالی گہٹا دیونی کا آتش کے شعلے چھوڑتی ہوئے آنا)

سب عورتین جہان کی ہین تیرے خیال مین

کہہ پاک عصمت ایسی ہے کون اپنی حال مین

کالی گھٹا

یون پاک عصمتی کا کئی پر گمان ہے ۔ پر اون مین ایک منتخب اے بہائی جان ہے

شہزادی ماہ پور کی وہ دلستان ہے ۔ خورشید آباد مین وہ لے اوسکا مکان ہے

نام اوس پری جمال کا تو حیند احور ہے

شہوہ رکھتی اک حسین خورشید نور ہے

ابیات تحت اللفظ

رعد شاہ

یہ بھی بتا وہ آویگی کس طرح میرے ہاتھ
پر اوس سے جنگ کے تو ہو بھلے کچھ بگاڑ
کر دیجئے اے بہن او نہیں عاجز تو مار سے

کالی گھٹا

آویگی وہ تو جنگ سے اے بہائی تیری ہاتھ
کرتے ہو نہیں اب اوسکے فقیروں سے چھیڑ چھاڑ
کچھ بھی خطا نہو گی تیری جان نثار سے

(رعد اور کالی گھٹا کا جانا)

غزل ۔ دھن زلہ ۔ تال پشتو

طرز ۔ "بنی آدم نہو نیو س حق کی مہربانی سے ۔ ۔ "

برق وش

کبھی نہ ہمارنا قص کو نہیں کام ہنر آیا
لگائی اندہے نے عینک تو کیا اوسکو نظر آیا
سیر دریا رہا ہو اوسکا سر موجوں نے توڑا ہے
گیا ہے جو تہ دریا تو وہ بہکر گھسر آیا
دیا اول سے تو دنیا کے ای غافل تو ور آیا
درثائی سے جب نکلا کھاسب نے کدہر آیا
کبھی کافر کبھی مومن کہہ نیک اور گاہے بد
مسلم اپنے ایمان پر تو کس دن اے بشر آیا
ارے او وارث جنت ذرا ہشیار جیفہ سے
ہے زیب دنیوی مین رونق دین کا ضرر آیا

(برق وش کا جانا)

* * *

پہلا ایکٹ ——— دوسرا سین

* * *

بن ——— پردہ نمبر [۱]

* * *

(چند فقیروں کا یاد معبود کرتے ہوئے داخل ہونا)

غزل ۔ دھن سوہنی ۔ تال پشتو

طرز " وہ آنکھ کیون پھڑکی مری دیکھون غضب ہوتا ہی کیا ۔"

مرشد

آج تک گھر تھا تمہارا اوسمین اب بندہ ہے ـ ـ ـ اے بتو بت خانۂ دل اپنا بیت اللہ ہی

منزل عشق و ہوس کا جاننا آسان نہین ـ ـ ـ راہ مین ہی گمرہی گو گمرہی مین راہ ہی

چشمۂ جان سے ہماری جا ہے جو سیراب ہے ـ ـ ـ تشنگان راہ خون اپنا سبیل اللہ ہی

کچھ متاع خفتۂ جان کیا بکے بازار مین ـ ـ ـ ٹوٹا اک نالہ ہی بس اور ایک [illegible]

روضۂ رونق پہ چلئے فاتحہ کیواسطے ـ ـ ـ سنتے ہین ہم اپنے ہم مشرب کی وہ درگاہ ہی

(کالی گھٹا کا آتش کے شعلے [illegible] [illegible])

کہروا ۔ دُھن کالنگڑا ۔ تال کہروا

طرز " ساڑھے تین پیسے سیر مچھلی کیا بیچون اب ۔"

کالی گھٹا

میرے سر پہ جٹا مین ہون کالی گھٹا ـ ـ ـ مین ہون کالی گھٹا مین دون سبکو مٹا ۔ مرے

بھائی میرا رعد ہی اور دوسرا ہی برق ـ ـ ـ بھتیجا اسخار میرا کردے سبکو غرق ۔ مرے

خورشید باز زیادہ سب سے ہی آباد ـ ـ ـ زر نگری کے حاکم سے وہ کیون ہو برباد ۔ مرے

(فقیرون کا کالی گھٹا کے شعلے چھوٹنے سے گھبرانا)

بیت ـــ تحت اللفظ

مرشد

آئی یہ ناپاک اپنی بندگی کرنے خراب ـ ـ ـ بھاگویان سے چاہتی تو اپنی جانکا جو ثواب

(فقیرون کا قدم قرار بڑھانا کالی گھٹا کا خوشی سناتے ہوئے جانا)

پہلا ایکٹ ۔ تیسرا سین

*

خوابگاہ ـــ پردہ نمبر (۹)

[چنداجور و بختور کا ایک کوچہ پر بیٹھے نظر آنا۔]

غزلیات۔ دھن سارنگ۔ تال دادرا

طرز۔ ''ہے دادرس پدر میری فریاد آپ سے۔۔۔''

بختور

یہ چاہتا ہے جی کہ سنون مین بیانِ عشق　　بہائی کہو تو مجھسے کوئی داستانِ عشق
ہی جی مین اوس سے کیجئے ملاقات ایکبار　　معلوم ہو تمہین تو بتادو نشانِ عشق
لاکھون کی جان لی ہے جفاکار عشق نے　　ممکن ہو جو تو مین بہلا کیون دون نہ جانِ عشق

چنداجور

بھولے سے بھی نہ لیا کبھی بہائی نامِ عشق　　پیغام تم اجل کا سمجھنا پیامِ عشق
نارِ جحیم پھونک دی وہ نارِ عشق نے　　انسان کا دل ہی کیا کہ ہو اوسمین قیامِ عشق
کردیتا پل مین یہہ تہہ و بالا جہان کو　　رکھا بشر نے خوب مگر انتظامِ عشق
کسطرح مرغِ دل کو تم اپنے بچاوگے　　صیادِ حسن بیٹھے ہین لیلے کہ دامِ عشق

مسدس - تحت اللفظ

بختور

عارضی خوبی برای بھابی ہو میرا آئی دل　　حسن ذاتی کے بہلا پھر معرفت کیا پائے دل
ہم خراب اوسکو کرین بدنام ہووے ہائی دل　　دلگی جب ہم کرین توکیون نہ پھر لگ جاے دل
جس سے ملت رکھنی چاہو اوس سی للت ہوتی ہی
ربط رکہو تم کسی شے کا تو علت ہوتی ہے

چنداجور

ہی تمہارے بہائی پر تو زوجیت سے مجھکو پیار　　اے برادر تمپہ بھی ہمشیر سے ہون مین نثار
آے ابتک بھی نہین بہائی تمہارے گلعذار　　خواب آنکھونمین نہین دیتا ہی آنے انتظار

تم غزل اک گا و اسمین لاؤ اس تقریر کو

[چندا حور کا بختور کے زانو پر سر رکھکے لیٹ جانا]

غزل - دھن کلیان - تال قوالی

طرز - ”فرشتہ جب گھر مین موت کا ہوگیگی دربا گھر برات کیسی - “

بختور

اوسے مین انسانیت ہی بس جو رکھتے دل بوالہوس پہ قابو | بیان تو محو نشین ہے کر تو نہین تیرا کیا جرس پہ قابو

سمجھ تو صیاد عقل سے کچھ یہ مرغ دل تن مین ہے جو ہم بسر | نہین دیا باغبان عالم نے کیا تجھے اس قفس پہ قابو

غریب فریادی ایک ہی دل نہین کچھ اوس پہ تجھ کو مشکل | یہ عقل پر داد خواہ کیسی جو کرتی ہے داد رس پہ قابو

جو بس مین ہے تیرے ہی تیرا دل نہ قابو اوس پر تو کر سکا تو | مگر ہوس سے یہ تجھکو سر ... کس روز بس پہ قابو

سلیمان شوکت بھی ہوا اگر تو نہ قابو مور ضعیف پر کر | کہ عنکبوت اجل کریگا تیری ہی جان مگس پہ قابو

[کورنج کے سہارے بختور کا بھی سو جانا دایہ کا آنا اور دونون کو ساتھ سوتے ہوئے دیکھکر گھبرانا]

غزل - دھن کلیان - تال چاچر

طرز - ”رہا تجھکو اے چور کیا کیجیے ۔ ۔ ۔“

دایہ

یہ دونون ہوئی کیسے بے نام و ننگ | کہین بھابی سوتی ہے دیور کے سنگ

جو شہزادہ خورشید نور آیا تو | اڑادے گا دونون کے سر بیدرنگ

[خورشید نور کا آنا اور دونون کو ساتھ سوتے دیکھکر پیچ و تاب کھانا]

خورشید نور

بنے ہین یہ ای دایہ کیا بیحیا | نہین شرم رکھتی ذرا بیحیا

بلا سے ہوئی بیحیا چندا حور | مگر بختور کیون بنا بیحیا

کرون کیون نہ اب قتل دونونکو مین | کہ بس یہ تو ہین ناسزا بیحیا

[خورشید کا تلوار کھینچکر دونون کو قتل کیا چاہنا دایہ کا روکنا]

غزل - دھن کلیان - تال چاچر

طرز - ،، یہہ لڑکی تو ہی کوئی آفت کی ماری - ،،

دایہ

ولی عہد شہزادے، وکو غضب کو دبا کر ذرا غصہ ہو پچھو سبب کو
اٹھا کر انہیں انکا انصاف کرنا سزا دینا پھر و ونوہی بے ادب کو

سدسہ تحت اللفظ

خورشید نور

انکو دلوائی ہی جو تو نے امان بس چڑا آتشین پہ دونگا مین جان
کیون جہنم نہ مجھکو ہووے جہان حق ہی یہہ قول سعدی ذیشان

زن بد در سرائے مرد نیکوست
ہم درین عالم است دوزخ اوست

[دایہ کا سنانا خورشید نور کا اوسے دھکا دیکر جانا
چنداحور کا چونک اُٹھنا اور دایہ پر غصہ ہونا]

ابیات تحت اللفظ

چنداحور

مچاتی ہے او و ہم یہان کس کے ساتھ لگام اب تو رکھ شرم کی اپنے ہاتھ

چنداحور

اڑایا مرا مال زادی نے خواب

دایہ

یہہ خواب آپکا تہا خدا کا عتاب

دایہ

نہین خیر شہزادے کی جان کی

چنداحور

حفاظت او نہین میرے سبحان کی

[بختور کا گھبرا کر اٹھنا]

بختور

سبب کیا آفت ایسی میرے بہائی پر

چنداحور

بیان حال کر جلد اے بدگہر

دایہ

وہ یون بدگمانی سے بیتاب تھے کہ ہم کو بیچ پر دونون ہم خواب تھے

بختور

میرا بھائی مجھسے ہوا بدگمان گیا ہے کہان میرا جان جہان

چنداحور

دایہ

چہ آتشین پر گئے دینے جی نہ کیون تو نے میرا دیا لینے جی

بختور

چنداحور

جدہر ہین وہ مین بہی اودہر جاونگی کہ ہو صدقے اونپر گذر جاونگی

[چنداحور و دایہ کا جانا بختور کا حیرت مین آنا]

غزل ۔ دھن کلیان ۔ تال پشتو

طرز ۔ ،، مرغ دل مت رو یہان آنسو بہانا منع ہے ۔ ،،

بختور

بہائی سے بہائی کے بہی تو بدگمانی دیکھ لی ظاہر اک یہہ بھی قیامت کی نشانی دیکھ لی

گل کہلاتا ہی تو اس گلشن مین گلچین کے لئے باغبان دہر تیری باغبانی دیکھ لی

ہین وہ دیوانے جو بیگانونکو دیتے ہین دل ہمنے اپنوں پر بہی کر کے جانفشانی دیکھ لی

اوسکا اب کیا دیکہین منہہ کیا اپنا منہہ اوسکو دکہائین جیسی الفت ہم سے تہی بہائی کو جانی دیکھ لی

اک نوشتہ آخری ہم اوسکو لکھکر بہیجدین اب ملینگے حشر مین دنیاء فانی دیکھ لی

اب موحد بنکے جنگل مین کرین واحد کو یاد کثرت دنیا کی ہمنے کامرانی دیکھ لی

[بختور کا پریشان حال جانا]

پہلا ایکٹ چوتھا سین

بارہ دری ——— پردہ نمبر (۳)

[چمکا شاہزادی کا داخل ہونا۔]

ٹھمری - دھن کھماج۔ تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - ''ہورا سیاں کری چترائی۔ -''

چمکا

کیسا بہائی جو سودائی مجھپر چاہ آشنائی - موا۔ سوا دیکھو کہا تام ابہائی سے ہے

کرتا ہے مجھسے انجار بیحیائی - موا۔ ادی، دی میرا باپ کہونگی مین

[برق وش کا آنا۔]

غزلیات - دھن بھوپالی۔ تال پشتو

طرز - ''دیکھہ اظلم تیری خو اچھی نہین - ''

برق وش

کیون اکیلی ای اس ایوان مین ہی تو اے نور نظر کس دھیان مین

دون ابھی ہو وہ اگر امکان مین چاہیئے کیا تجکو مجھسے کر بیان

چمکا

سمجھی ہون انجار کو شیطان مین کیا کہون اب سر آیا جان مین

بہائی کہتی ہون اوسے ہر آن مین رکھتا ہے مجھپر وہ موذی بد نظر

مسدس - تحت اللفظ

برق وش

جادوگر ہوکر لگے ہین کرنے دنیا پر جفا رعد اور انجار دونون باپ بیٹے بیحیا

مردم آزارون کو پر کر دیگا خود غارت خدا اک بھیجا ایک بہائی کہو دیجئے بد دعا

موذی و بدذات سب نطفہ ہین شیطان کی

نیک ہین بس وہ جو ہین آرام کے انسان کی

[انجار کا چمکا کی تصویر لیکر آنا۔]

انجار

اے چچا عاشق ہوا ہو نہین تو اس تصویر پر　　　اس سے کہہ دمت جفا کر عاشق دلگیر پر
آج سمجھا ہے جہان مین کوئی عالمگیر پر　　　کیا کرون صدقے ہوا اس ماہِ تنویر پر

اس لئے سمجھتا ہون اس صورت پر نور کو
ورنہ وہ شعلہ ہون مین کردونگا سرمہ طور کو

چمکا

نور کے آگے ہو ناری نار کا کیا مرتبہ　　　پیش نیکی ہو جو خواری خوار کا کیا مرتبہ
سمجھے ای نمرود تو گلزار کا کیا مرتبہ　　　خار ہے تو جانے برادریار کا کیا ترتبہ

حق نے ای فرعون گو صورت مجھے دی نور کی
پر نہین تیرے لئے ہون مین تجلی طور کی

انجار

نور پر ہے میرا قبضہ نار پر ہے اختیار　　　نیک میرے بس مین ہی اور خوار پر ہی اختیار
مین ہون گو نمرود پر گلزار پر ہے اختیار　　　باغبان ہون وہ کہ برگ و بار پر ہی اختیار

نار میرے قبضہ مین ہی نور میرے ہاتھ مین
آپکی ہے تو بھی رشکِ حور میرے ہاتھ مین

ابیات　تحت اللفظ

برق وش

دیکھ لے انجار تھمتا اب غضب میرا نہین　　　مین چچا تیرا ہون تجکو کچھ ادب میرا نہین

انجار

تم چچا ہو اور یہ بھی ہی چچا زادی میری　　　جو بھلائی چاہو تو اس سے کرو شادی میری

انجار

شادی کرا اپنی بہن سے جاکے تو ای بدلگام　　　بیحیائی کے نکر مجھسے کبھی ہرگز کلام

انجار

تو بھی تو میرے چچا کی بیٹی ہی میری بہن　　　کیون نہین پھر کرتی شادی مجھسے تو ای گلبدن

برق وش

چاہتا ہی جو بلا مئی اپنی اے انجار جب ورنہ ہوجائیگا تو اس تیغ سے فی فنار جا

سدسہ - تحت اللفظ

[انجار کا غصہ ہوجانا]

انجار

دھرتی راج امداد مین رکھو نہ میری اُفرق اب پھر میری معشوق ہوجا دے زمین مین غرق اب

[دھرتی کا زمین مین سماجانا برق وش کا گھبرانا]

او مجھسے کیجے خدای جچاجی برق اب ڈھونڈھنے بیٹی کو جاؤ غرب سے تا شرق اب

آپ کیجئے گا شکایت چرخ کج رفتار سے

خاک مین جاتے ہین ملنے ہم اوسی دلدار سے

[انجار کا زمین مین سمانا رعد کا آنا]

ابیات — تحت اللفظ

برق وش

بھائی تیرا بیٹا دلپر داغ میرے دی گیا میری دختر ظلم سے زیر زمین وہ لیگیا

رعد شاہ

تیری بیٹی میرے بیٹے کے نہو آرام مین برق وش کھ تو ہی وہ آئیگی پھر کس کام مین

برق وش

وہ بہن تہی ادسکی کیا بھائی نے ہمشیر سے ہوگیا مین ای برادر دنگ اس تقریر سے

رعد شاہ

برق وش بیہودہ بکنے سے تو کچھ ڈرتا نہین کیا چچا کی بیٹی سے شادی کوئی کرتا نہین

برق وش

کرتے ہین مجکو نہین ہے عقد پر ایسا قبول جلد منگوا دے میری بیٹی نکر باتین فضول

رعد شاہ

تجکو طاقت ہو تو لے آئین نہین اس کام مین　　　کیون خلل مین ڈالون اپنے بچہ کے آرام مین

برق وش　　　رعد شاہ

بھای کی الفت نہین کچھ صرف بیٹی کا ہی پیا　　　بھائی سنو تجھسے کرون اوس ایک بیٹی پر نثا

سدسہ ـ تحت اللفظ

برق وش

جتنا چاہو نیکو پر اے ظالمون کر لو ستم　　　ہو قوی تم ہین ضعیف و ناتوان بیچارے ہم

گو توانائی مین مورِ ناتوان سے بھی ہین کم　　　لیکن اے مارِ سیہ مولا کا جب ہوگا کرم

مجھسی اک چیونٹی کریگی زیر تجکو زور سے

ہے مثل مشہور عاجز مار بھی ہے مور سے

ابیات ـ تحت اللفظ

جا عبث تو گفتگو ایسی نہ واہیات کر　　　جب ہو مولا کا ترے تجھپر کرم تب بات کر

برق وش

یا تو دنیا ہی سے مین اے رعدِ ہو جاونگا رد　　　ورنہ تیرے واسطے لاونگا مولائی مدد

[۔ برق وش کا پیچ و تاب کہا کر جانا۔]

غزل ۔ دھن زلہ ۔ تال دادرا

طرز ۔ ،،سنبھالو تیغ آدا کو ذرا سنو سہی ۔،،

رعد شاہ

یہ بحرِ دارِ فنا موج کیسی مارے ہے　　　کہ ڈوبتا ہی یہان آشنا کنارے ہے

ملول جسم بھی رہتے ہین روح فرعونی　　　خدائی سمجھے ہر اک اپنے ہی سہارے ہے

جہان کا سیدھا بھی کام آتا ہے نظر اولٹا　　　وہ ہی بگڑتا ہے جو آپکو سنوارے ہے

وہ بازی جانکے ہم کھیلتے ہین عقل ہے اب　　　کہ جیتنے جو ہین آئے وہ ہی ہارے ہے

جہان کا حال تو اب ہو گیا بقول نظیر　　　اوچھل کے مینڈکی ہاتھی کو لات مارے ہے

[۔ کالی گھٹا کا ناچتے آنا۔]

پد- دھن جھنجوٹی- تال کہروا

طرز "راجپوت دشینت تجھے دھن دھن رے"

کالی گہٹا

مین توکر کے آئی بہائی اپنا کام کام کام اپنا کام کام کام اپنا کام کام کام - مین کو
جوگیون کے ڈیرے سے تھے جو بسیری توڑا انکو جا کر مینے نیکنا ہے نام تمام - مین کو
مین تجھپہ قربان اب جو ہو فرمان کرون اُوسکو پختہ کہون نہین خام خام خام - مین کو

(رعدشاہ کا اپنی بہن کالی گہٹا سے بغلگیر ہونا)

پد - دھن جوگیا اساوری - تال چاچر

طرز "آپ کا ہے سدا ہمپہ سایا۔"

رعدشاہ

مین ہون خوش بہت تجھسے ہمشیر پیاری میرے کامون مین دیگی یاری - مین ہون
پنا حور اک ہی بانوئی خورشید اوسکو لے آتو گھر میرے ہو عید
وس جگہہ کرکے فن کوئی جاری میرے کامون مین تو دیگی یاری - مین ہون
وسکو سنتا ہون مین پاک عصمت اوسکے شوہر سے ہے مجھکو دہشت
ہن کردن اوسکے دامن کی خواری میرے کامون مین تو دیگی یاری - مین ہون

بیت - تحت اللفظ

کالی گہٹا

ل سے شوق کہا تیرا اور مانون جان سے اوسکو اوڑا کرکے لاتی ہون مین آسمان سے

(رعد اور کالی گہٹا کا خوش خوش جانا)

پہلا ایکٹ — پانچوان سین

پہاڑی جنگل — پردہ نمبر (۵)

[شعلہ زن چاہ آتشین کے نزدیک خورشید نور کا نظر آنا]

غزل - دھن زلہ پیلو - تال پشتو

طرز - "جز آئینہ کے ثانی تیرا کوئی نظر آیا" -

خورشید نور

وہ آتش بگلی جسکو دہو کے سے ہم نور سمجھے تہے ۔ ہے شمع بزم جسکو ہم چراغ طور سمجھے تھے
شراب وصل کی امید رکھین اوسے اب ہم کیا ۔ وہ دل کا آبلہ نکلا جسے انگور سمجھے تھے
دل نادان شفا پا جلد وہ قاتل نظر آیا ۔ تجھے ہم جس مسیحا کے لئے رنجور سمجھے تھے
میرے بہائی سے منھ کالا کیا او فاحشہ تو نے ۔ تجھے ہم پاک عصمت آہ چنداحور سمجھے تھے
جسے جانتے تھے نافہمی سے اپنی ہوتے ہم اید ل ۔ بغل مین اپنے ہی مخفی اوسے بدرو سمجھے تھے

خمسہ تحت اللفظ

خورشید نور

حشمت مٹے جلال مٹے کروفر مٹے ۔ مال و منال سارا مٹے یا کہ زر مٹے
صنعت مٹے کمال مٹے یا ہنر مٹے ۔ سب جائین مٹ بلا سے نہ عزت مگر مٹے
نے ابرو کے چلنے سے انسان مٹے

[چاہ آتشین مین گرنے کے لئے خورشید نور کا قدم بڑہانا
چنداحور کا وہان پہونچکر اوسکو منانا ۔]

ٹھمری - دھن بھیروین - تال پنجابی ٹھیکہ

طرز - "کرو بلینے دے" -

چنداحور

بات میری پیارے سن ۔ جوبن مین صدقے ۔ ۔ بات -
جو تو سمجھا ہے وہ بجا ۔ ناحق تو اہن آگ مین مت جن ۔ ۔ بات -
دامن پاک میرا ہو کب چاک ۔ اوسکو لگا نہین عیب کا ناخن ۔ ۔ بات -
مہرن دلبر مجھ پہ نظر کر ۔ روتی جوڑن ہاتون سرکو مین دھن ۔ ۔ بات -

مسدس - تحت اللفظ

خورشید نور

منہ کالا کر کے آئی میرے آگے بی حجاب　　غیرت نہین ہے کچھ تجھے ای خانماخراب
کیا جانتی نہین ہے مجھے کس درجہ ہی عتاب　　اسوقت جان تیری جو لیلون تو ہی ثواب

پر تجھسی فاحشہ کو نہ مارونگا جان سے
مین خود وداع ہوتا ہون فانی جہان سے

چندا حور

راضی تو مجھسے ہو دی تو دون جان مین ابھی　　قدمون پہ تیرے ہوتی ہون قربان مین ابھی
عصمت مین پاک ہون ولے ذیشان مین ابھی　　دیکھ اس طرف ذرا ہون پر ارمان مین ابھی

اک دم لگا کے سینہ سے تو قصہ پاک کر
انداز وصل سے مجھے ظالم ہلاک کر

[خورشید نور کا چندا حور کو دھکا دیکر گرانا]

خورشید نور

تو میرے کام کی نہین ہو دور بیحیا　　اب چاہ تیری مجھے ہے کافور بیحیا
آئی یہان تو کرنے کو پھر زور بیحیا　　واللہ تو نہین ہے مجھے منظور بیحیا

واصل اس آگ سے ہون نہ تجھسے ملون مگر
لے مین تو چلتا ہون تو ہو فی النار واسقر

[خورشید نور کا پھر چاہ آتشین مین گرنے کے لئے قدم
بڑھانا چندا حور کا اوسکے دامن کو پکڑ کے مانع آنا]

چندا حور

اسمین نہ گر ہلاک تو ذی شان ہونے کو　　حاضر یہ لونڈی تجھپہ ہی قربان ہونی کو
بس تیرے آگے صاحب ایمان ہونے کو　　لے گرتی ہون مین آگ مین بیجان ہونیکو

دنیا مین خیر جیتے جی تو ہمکو بھولنا
لیکن صنم نہ حشر مین پر غم کو بھولنا

[آگ مین کود پڑنا چندا حور کا اور متحیر ہونا خورشید نو

کایکایک غائب ہونا چاہِ آتشین کا اور اوسی جگہ ایک باغ مین نظر آنا چندا حور مہہ جبین کا۔

باغ — پردہ نمبر (۸)

ابیات تحت اللفظ

خورشید نور

ہے ہے یہ آگ اسکے لئے باغ ہوگئی

چندا حور

لو فضل حق سے یار مین بے داغ ہوگئی

(خورشید نور کا شرمانا کالی گھٹا کا چندا حور کو اڑا لیجانا)

کالی گھٹا

شوہر اب اسکا رعد اے خورشید نور ہے

خورشید نور

ہے ہے کہان آہی میری چندا حور ہے

(خورشید نور کا گھبرانا چند فقیرون کا آنا)

غزل ۔ دھن دلیسکار ۔ تال چاچر

طرز دیو وحشت نام جپ نام در وزیر کن۔۔۔،،

مرشد

شہزادی تمپر ہو فضل باری | فریاد سنلو حضرت ہماری
زرنگری کا ہے والی جو ساحر | کہتے ہین جسکو سب رعد ناری
اوسکی بہن ہے کالی گھٹا اک | اوسنے کی ہے بس اپنی خواری
بستی ہماری جنگل مین جو تھی | برباد کر دی اوسنے ڈساری
دکھ درد اپنا کس کو سنا ہین | ہمتو رعایا ہین بس تمہاری
مار و اسیدم تم جا کے اوسکو | ہین اوسکے ہاتھون ہم جی سے عاری
ہے جنگ لازم اب رعد سے تو | ہوگا کہون بد پر اک نیک بھاری

غزل ۔ دھن زلہ بر ہنس ۔ تال چاچر

طرز۔ ،،سسی مین سسی چینز۔،،

خورشید منور

جو خود آپنے ہی درد مین مبتلا ہو — مسیحائی اورون کی پھر اوس سے کیا ہو
گرفتار مشکل زمانے کو پایا ++ — کسی کا بیان کون مشکلکشا ہو
مین ہون مدد سے آپ ای پیر و مرشد — بھلا مجھسے کس کے مرض کی دوا ہو
گل عیش بیر اگیا اس چمن سے — کہو جو کہین اوسکا ملتا پتا ہو
رہے اس خرابات مین کیا وہ حضرت — جہان جو ہو عاصی وہ ہی بیچکا ہو

پد۔ دہن سندھرا۔ تال قوالی

طرز۔ ،،شمار دم کا کہو تم شمار دم دم کا۔،،

اوسی کا ہی یہہ کام نکو نام — اوسی کا ہے یہہ کام۔ —— نکو نام
شہزادی کو اپنی وہی تو — لیگیا بد انجام۔ —— نکو نام
رعدسے لڑنے جلدی سے چلئے — کیجئے اوسکو تمام۔ —— نکو نام

بیت — تحت اللفظ

خورشید نور

کہو تو مین ہون ساتھہ کچھ اپنے فوج

مرشد

ہین اوس پست کے ایک بھی آپ اوج

[سب کا جانا]

[پچھلے ایکٹ کا اختتام پانا ڈراپ سین کا گرایا جانا]

دوسرا ایکٹ۔ پہلا سین

جنگل —— پردہ نمبر (٦)

[بختور کا بلباس فقیرانہ خدا کی حمد و ثنا کرتے نظر آنا]

قصیدہ - دُھن بھیروین - تال قوالی

طرز - ,, ہائے کہان تو چھوڑ کے مجکو جاتی ہے ہے اومادر - ,,

بختور

حمد و ثنا مین تیری خدایا سب کی زبان پر قائم ہے
پوری حقیقت سے کوئی بندہ ہو کہین سکتا ماہر ہے

ذات مقدس ہے تیری واحد کوئی نہین ثانی تیرا
شک ہو جسے توحید مین تیری وہ تو یقیناً کافر ہے

دیکھہ نہین سکتا تجھے کوئی دیکھتا ہے پر تو سب کو
دونون جہان مین تو تو ہر اک جا ہر گھڑی حاضر ناظر ہے

دیتا ہے جسکو چاہے تو عزت اور جسے چاہے ذلت
نیکی بدی سب ہاتھہ مین تیرے کسپہ نہین تو قادر ہے

شاہ کو چاہے کر دے گدا تو چاہے گدا کو دے شاہی
مردہ کو چاہے زندہ کرے قدرت سے تیری کیا باہر ہے

ہندو و مسلمان گبر و نصارا پوجتے ہین سب تجکو ہی
سجدہ کرین گو آگے کس کے پردہ تیری ہی خاطر ہے

حمد خدا مین لکھا قصیدہ خوب یہ تو نے ای حافظ
علمی لیاقت گو نہین تجھہ مین پھر بھی تو اچھا شاعر ہے

[بختور کا یاد الہی مین مشغول ہونا برق وش کا داخل ہو کر اوسکے سامنے اپنا دکھہ رونا.]

غزلیات - دھن زلہ - تال چاچر

طرز - ,, وہ دنیا کے در کی طوفان ثانی - ,,

برق وش

خلل مجھسے ہوتا تو ہے یاد رب مین
مگر کیا کرون مین پڑا ہون غضب مین

خدا تک مری دیجئے فریاد پہونچا
کہ ہون مین مبتلا سخت رنج و تعب مین

بھتیجا میرا لیگیا میری بیٹی
نہین مطلقاً رحم اوس نے ادب مین

بختور

بھتیجا تیرا ایسا بیداد گر ہے
تو اوسکا پدر تیرا بھائی کدھر ہے

نہ کیون تیرے بھائی نے اوسکو سزا دی
کہ لایق سزا کے ہے وہ بدگہر ہے

خدا کے سوا کیا بھتیجا وہ تیرا
کسی سے نہ ہو زیر کیسا زبر ہے

مسدس تحت اللفظ

برق وش

قدرتِ خلاقِ عالم آتی ہی کیسا نظر — گو کہ ہم دونون کی مادر ایک تھی اور اک پدر
پر مجھے تم اور میرے بھائی کو دیکھو اگر — تو کھوا اک اہرمن ہے اک فرشتہ جلوہ گر

پسر شیطان باپ بیٹا در شد خناس ہی
ایسے مردود دن سے پھر نیکی کی کس کو آس ہی

میرے بھائی پر ہوا آتش فرشتہ مہربان — اور پسر کو اوسکے دھرتی راج دیتا آن
اسلیے دونون پہ غالب جز خدا کے ہی کہان — مجھسے پھرلے شاہ صاحب کیجیے اپنا بیان

ترک دنیا بھر حق ہی آپ کر کے بیٹھے ہین
یا کسی معشوق سے پردا پہ مر کے بیٹھے ہین

ابیات تحت اللفظ

بختور

جز خدا بھی ہے کوئی معشوق نے پردا ہیان — یہہ سنی بات اک نئی اسکا مفصل کر بیان

برق وش

قبل من اسلیے مینے کیا تھا یہ سوال — وہ بھتیجا میرا جو ملعون ہی شیطان خصال
اسطرح سے اوسکو دھرتی راج نے دی ہے دعا — تیر قاتل کوئی دنیا مین نہین ہے اک سوا
خوبصورت ہی جوان ہی اور ہے نا کتخدا — دنیاداری کا نہین اوسنے ذرا چکھا مزا
چھوڑ کر شاہی رہیگا دشت مین بارہ برس — یاد حق کرتا رہیگا کر کے قبضے مین ہوس
وہ تو بیشک تیری لے سکتا ہی جان اپنی نامور — ماسوا اسکے نہین تجھکو کسی سے بھی خطر

غزل - دھن سارنگ - تال دادرا

طرز ”مسر اپنے لے رہا ہی تو خود ہی بلائے عشق۔۔“

بختور

باقی رہیگا نام خداوند پاک بس — ہے جو کہ شے حیا مین وہ ہوگی ہلاک بس

اتبو اڑا اُسے بھر شکم بردری نو خاک   اک دن بھریگی تجھسے شکم اپنا خاک بس
اے عبد بندون سے تو ڈرا تو بہت مگر   معبود کا ہی رکہنا نہین تو نے پاک بس
شادان ہی وہ مدد کے لئے اوسکی شادان آئی   غمناک تو ہے مین بہی ہون چل دردناک بس
خورشید دہر وہ تو مین خورشید چتر ہون   کرتا ہون اتبو اپنا گریبان مین چاک بس

[دونون کا جانا۔]

دوسرا ایکٹ۔ دوسرا سین

بن   پردہ نمبر (۱)

[خورشید نور کا فقیرون کے ہمراہ آنا]

غزل۔ دھن زلہ برہنس۔ تال پشتو

طرز۔ ،،اژدہے کے بس مین ہو یا شیر نر کے بس مین ہو۔،،

خورشید نور

جو بدی سمجہا تہا وہ نیکی نظر آئی مجھے   میری نابینائی ظاہر ہے بینائی مجھے
مشرق سے سینے نکالا آفتاب مغربی   اپنے ہاتھون تہی گوارا اپنی رسوائی مجھے
چشم معیوبی سے جو مجھکو ملی چشم ہنر   دیتا ہے اپنا ہنر اب عیب کھلائی مجھے
چشم تر سے ابر ترسا کیون نہ برسے ابر خون   غیر ہاتھون مین تیرے مہندی نظر آئی مجھے
کیا خطاب اچھے ہین یا دن بادشاہ عشق کے   کہتا ہے دیوانہ کوئی کوئی سودائی مجھے

غزل۔ دھن کالنگڑا۔ تال قوالی۔

طرز۔ ،،دور سے آئے تھے ساقی سنکے میخانہ کو ہم۔،،

مرشد

ہارے جی پر بازئی الفت نہ ہارو عاشقو   ہار پر دلبر کی جیت اپنی نثارو عاشقو

تم صداے حال تو سنلو صدائے قال مین — ہوکے بیخود تو ذرا اوسکو پکارو عاشقو
اس صدائے حق سے شق اوس نازنین کا دل ہوا — دار پر چلاتا ہے کون اوسکو بارو عاشقو
سر نہو سجدے مین ہرگز نے کمر کے ہو رکوع — ہی صلواۃ العاشقین یہ ہی گذارو عاشقو
بزم آراے جہان جو ہو تو کرو دین حزاب — خانۂ دل بھر خالق تم سنوارو عاشقو

[مرشد کا خورشید نور کا گلے سے لگانا اوسکا تلملانا؛ گہٹا کا آنا فقیرون کا گھبرانا]

ابیات ـ تحت اللفظ

کالی گہٹا — **مرشد** [کانپتے ہوئے]

میان نور ہے اب کیا ہو مرنیکو آئے — شہا آپ کیا اسے ڈرنے کو آئے

خورشید نور — **کالی گہٹا**

اری ڈاین اب جلدیان سے نکل — کہان جاؤن میری بغل مین تو چل

[کالی گہٹا کا خورشید نور کو پکڑ لینا اور خورشید نور کا اوسکو ٹہلک دینا]

سدسہ ـ تحت اللفظ

خورشید نور [گردن دبا کر] — **مرید فقیر**

ہو فرمایں مرشد تو بون اسکی جان — نہ زندہ اسے چھوڑئے ایک آن

مرشد — **کالی گہٹا**

فقط کاٹ لو اسکے ناک اور کان — میری جان لے پر نہ ہی یہ نشان

خورشید نور

بھلا تجھسی نذی کا ہون کیا مین جی — نہین مرد کرتے کبھی زن کشی

[خورشید نور کا خنجر سے کالی گہٹا کی ناک اور کان کاٹ لینا پھر اوسکو چھوڑ دینا]

ابیات ـ تحت اللفظ

کالی گھٹا (روکر)

مجھے تونے نکٹی کیا بدگھر ـ میرا بہائی اب لیگا تیری خبر

خورشید نور ـ کالی گھٹا

وہ آتا ہے اب رہنا تو ہوشیار ـ اوسیکا ہی مجھکو بھی بس انتظار

(کالی گھٹا کا روتے ہوئے جانا)

مرشد ـ خورشید نور

خدا فتح دے تجھکو مردود پر ـ بھروسا ہے اوسے اپنے معبود پر

(سب کا جانا)

دوسرا ایکٹ تیسرا سین

(٭)

محل ـ پردہ نمبر (۲)

(٭)

(چندا حور کا بیقرار نظر آنا)

غزل ـ دھن اساوری ـ تال قوالی

طرز "دوا اُسکا پتہ اے لوگو مجھے دم جسکے لئے میرا جاتا ہی ـ ـ"

چندا حور

بھلا چھٹکے گل و گلزار سے مین ـ بیان کیسے ملون گی خار سے

میرے یار سے کہدے جا کر کوئی ـ مجھے جلد چھڑا اغیار دن سے ـ بھلا چھٹکے

کوئی چارہ گری بر باندھ ہے کمر ـ مجھے کام نہین ہے اوس سے مگر

وہی لیوے تو لے بس اپنی خبر ـ ہوئے جسکے لئے ناچار دن سے ـ بھلا چھٹکے

مجھے غیر کے قبضہ مین چھوڑ دیا ـ ارے کیسا یہ ظالم ظلم کیا

نہیں تو نے ہی خود کیون مار لیا　　مجھے اپنے ہی بس تلوارون سے۔ بھلا چھٹکے

مجھے پہلے تو اپنا رام کیا　　دے چھوڑ کے پھر بدنام کیا

تیرا سینے پسند اسلام کیا　　نرک پانے کو بس کفارون سے بھلا چھٹکے

ذرا شاہِ بلند نصیبان آ　　کہین رونقِ بزم حسین آ

یہان فخر گروہ طبیبان آ　　نہ خفا ہو تم بیمارون سے بھلا چھٹکے

(رعد کا آنا اور چندا حور کو منانا)

غزل۔ دھن بھیروین۔ تال قوالی

طرز۔ ،،تیرے ثانی اگر مہر مصور ہو تو مین جانون۔ ۔،،

رعد شاہ

عطا کی تمکو خالق نے عجب صورت پری پیکر　　نہ دیکھی ایسی دنیا مین کوئی مورت پری پیکر

فدا جس گل پہ ہی بلبل تیرے رخ پر فدا وہ گل　　اس گل کا مثل مل پلا شربت پری پیکر

ستانے سے میرے حاصل بدل تجھے نہین ما　　نہین اورون کے ہی قابل میری الفت پری پیکر

تیرا خورشید ہے چشمہ تو تنا ہنشہ ہون مین آ کے　　میری ہے کیسی عز و جاہ کیا حشمت پری پیکر

ٹھمری۔ دھن گوری۔ تال قوالی

طرز۔ ،، تونے ھائے او شوہر خونی۔ ۔،،

چندا حور

تیرے سفلے مین جاہ و حشم سے　　نہین آنے کی دام مین دم سے　　تجھے کہتی ہون قسم سے رے

جو تو شاہی فلک کی بھی پاوے　　اوسے قدمون پہ میر لٹا دے　　نہ پھرون گی مین اپنے صنم سے رے

ارے منہ کریان سے کالا جو زبان سے کچھ بھی نکالا　　ابھی دون گی جی کو مین غم سے رے

غزلیات۔ دھن برہنس۔ تال چاچر

طرز۔،، پلا ھا قیا ساغر بنفشہ۔ ۔،،

رعد شاہ

غضبناک مجھپر جو ہوتے ہین آپ　　مجھے دین و دنیا سے کھوتے ہین آپ

ملیگا نہ مجھسا تو عاشق کہین — عبث خواب غفلت مین سوئے ہین آپ

چنداحور

توہی دیو مین ہون پری نے سمجھ — تو کھونٹا ہے مین ہون کھری نے سمجھ

رعدشاہ

ہون مین دیو لاریب تو ہے پری — پری دیو مین ہے سدا ہمسرے
بنا ہے کھرا کو سنئے کے واسطے — سو کھونٹا ہون مین اور توہی کھری
بشر ہی کی خاطر ہین حور و قصور — مین انسان تو حور نازک تری
ہر اک تیری ہی بات سے جان جا — تجھے میری لازم ہے ہم بستری

مخمس — تحت اللفظ

چنداحور

یہ عبث ضد ہے تیری احمق ہے تو نادان ہے — مجکو تو انسان کیا ہے حق نے تو حیوانی ہے
صاحب ایمان ہون مین تو زانی بے ایمان ہے — مین فرشتہ خو ہون اے مردود تو شیطان ہے
مجھسے ملنے کا بھلا پھر کس لئے ارمان ہے

رعدشاہ

جو تو کہتی ہے وہی ہون مین عبث ہی دل ملول — جتنی چاہے گالیان تو دے لے اُتنی ہی فضول
آج ہی کا وقت ہے کرے جفا ہرگز نہ بھول — جان و دل سے کرتا ہون مین تیرا کہنا سب قبول
اب تو مطلب اپنا کرنے دے بھلا مجکو حصول

(رعدشاہ کا چنداحور کو پٹنے کے ہاتھ بڑھانا چنداحور کا اوسکو جھڑکی بتانا)

ابیات - تحت اللفظ

چنداحور

دور ہو دیدون گی جان مجھکو اگر تو نے چھوا — جا کے چولھے مین خدایا عشق شیطانی موا
دیکھ مین کرکے دعا کردون گی تیرا پست اوج — میری عصمت کی حفاظت مین سما کے جان فوج

رعد شاہ

آسمانی فوج سے مجھکو نہین خوف و خطر ہوتا ہے نادان ان باتون سے تو بچون کو ڈر
اب کہے دیتا ہون مطلب اپنا تجھسے بے حجاب مین کرونگا تجھکو جیندا حور عصمت سے خراب

[جیندا حور کا گھبرانا کالی گھٹا کا روتے ہوئے آنا]

انگریزی وزن - دھن زلہ بلاول - تال دادرا

طرز "ناچ ناچو ناچو او بدکار -"

کالی گھٹا

اوبھائی بھائی میری کاٹ لی ہی ناک چہرہ ہوا بدنما خوبی ہوئی خاک
آیا معدو خورشید نور مار دو اوسے جلد کرو قصہ اوسکا پاک - "

[کالی گھٹا کا آنسو بہانا رعد شاہ کا اوسکو چھاتی سے لگاکر غمخواری منانا

ابیات - تحت اللفظ

رعد شاہ

تیرے دکھ سے ہو نہین بہت درد مند تو اس قحبہ کو قلعہ مین کردے بند
گردن مین نہ جب تک کہ اوسکو تمام خورد و نوش مجھپر ہے لب لب حرام

[رعد شاہ کا پیچ و تاب کہا کر باہر کو قدم بڑھانا
کالی گھٹا کا جیندا حور کو لیجانا -]

دوسرا ایکٹ - چوتھا سین

دروازہ قلعہ — پردہ نمبر [۴]

[خورشید نور کا فقیرون کے ہمراہ آنا]

ابیات — تحت اللفظ

خورشید نور — مرشد

شاہ جی یہ قلعہ کیا سنگین ہے — رعد موذی اسمین بھی بیدین ہے
کس طرح اوسکو میری ہوگی خبر — بھیجیگی کالی گھٹا فوراً ادہر

رعد شاہ [خورشید نور سے] — **خورشید نور**

کیا نہین مجھسے تجھے کچھ بھی خبر — مجکو اک اللہ سے ہی ہے بس ڈر

رعد شاہ

کیا کریگا موت کی تعجیل کو — کہتا ہے مچھر بھی مچھر فیل کو

رعد شاہ — **خورشید نور**

میرا حملہ روک بھی سکتا ہے تو — حوصلہ ہے کچھ تو آجا رو برو

رعد شاہ [تلوار چلاکر] — **خورشید نور** [وار بچا کر]

دیکھون تیری مردمی لے روک وار — چیرتا ہون مین تجھے مثل خیار

[خورشید نور کا رعد پر تلوار چلانا رعد کا زخمی ہوکر پچھاڑین کہانا]

رعد شاہ [چلا کر] — **انجار** [زمین سے نکل کر]

مرگیا مین بے خبر انجار آ — تیرا بدلا چھوڑ دونگا کیا بھلا

خورشید نور — **انجار**

تیری بھی کیا موت نے تعجیل کی — پاتا ہے اوسکی بھی تو لذت ابھی

مرشد — **خورشید نور**

مڑنہ ہرگز اس سے اے خورشید نور — ایسے دس بھی آئین تو مارون ضرور

انجار [تلوار کھینچکر] — **خورشید نور**

دیکھون آ اپنی جوانمردی دکھا — وار پہ پہلا ہی تو میرا بچا

[دونون کا آپسمین خوب لڑنا خورشید نور کا انجار سے پچھڑنا
بجتور کا برق وش کے ہمراہ آنا اور انجار کو جھڑکی بتانا]

بجتور — **انجار**

چھوڑ میرے بھائی کو تو اے لعین — تو بھی آیا ہوسنے پیوند زمین

بختور

تاب کیا تیری کرے جو تو ہلاک　　آپ تجھے جو ہونا ہو ہو ندخاک

[بختور کا انجار کو زمین پر گرانا اور راؤ سکے سینہ پر خنجر چلانا]

انجار [رعد سے]

اے پدر جلدی کرو موذی کو رد

رعد شاہ [حالت نزع مین]

اب کرینگے ہم قیامت مین مدد

[رعد کا مر جانا]

بختور

ملنے اپنے باپ سے جا تو بھی اب

انجار

ہو گیا ٹکڑے کلیجا سب کا سب

انجار

مین بھی اب ہوتا ہون راہی دھر سے

مرشد

جاؤ دوزخ مین خدا کے قہر سے

خورشید نور [مرشد سے]

مر گئے حضرت یہہ دونون اہل زور

مرشد [اپنے مریدون سے]

پھینکدو اے بیٹون لاشے انکے دور

[فقیرون کا رعد وانجار کے لاشے گھسیٹتے لیجانا]

خورشید نور [بختور سے بغلگیر ہوکر]

میرے بھائی بختور میرے جگر

ہون خجل تجھسے تو مین اے نیکنام

بختور

شک تو بھائی اب نہین وہ بندی پر

کیا خجالت مجھسے ہون مین غلام

بختور

بھائی صاحب میری بھابی ہین کہان

خورشید نور

قید سے اس قلعہ مین ای بھائی جان

بختور

برق وش پھر قلعہ کیسے ٹوٹے گا

برق وش

چھوتے ہی بس آپ کے ہو گا ہوا

[بختور کا چھونے سے قلعہ کا با آواز ہیبت ناک یکا یک ٹوٹ جانا ایک محل مین چند احور کا معہ کالی گھٹا کے نظر آنا]

محل روشنی — پردہ نمبر (۱۰)

ابیات ۔ تحت اللفظ

چندا حور

آ میری آرام جان او چندا حور   کون میری دلربا خورشید نور

[خورشید نور و چندا حور کا بغلگیر ہونا]

بختور

بھائی جان تسلیم ہے با چشم و سر

چندا حور

آ ہا بھائی جان میرے بختور

[برق وش کا بختور کو اپنا غم و الم جتانا]

غزل ۔ دھن بلاول ۔ تال قوالی

طرز ۔ ،، نہ پہنچانے گا ہمکو اے صنم کب تک ۔ ۔ ،،

برق وش

ملی بیٹی نہ میری تو کہین حضرت   بہت اس غم سے ہون اندوہگین حضرت

ہوا انجار بھی فنا جو معلون   اوسے کھالیگیا زیر زمین حضرت

بہلا کس طرح سے اب اوسکو ڈہونڈو مین   زمین مین تو سما سکتا نہین حضرت

دعا کیجے خدا سے اب میرے حق مین   کہ ملجاوی وہ دختِ مہہ جبین حضرت

[بختور کا دستِ دعا دراز کرنا]

نہ پاؤنگا اگر اوس پیاری دختر کو   تو مر جاؤنگا اب مین بالیقین حضرت

[زمین کا یکایک باواز ہیبت ناک شق ہوجانا اور دہرتی
راج کا چمپکا کو لیکر نکل آنا]

غزلیات ۔ دھن بہاگ ۔ تال چاچر

طرز ۔ ،، خدا کی ہے بیشک سزا راستی ۔ ۔ ،،

دھرتی راج

نکر برق وش اپنی دختر کا غم   حفاظت مین اوسکی ہمیشہ تھے ہم

یہہ چمپکا تو ہے لایق بختور   ابھی ہووے دونون کی شادی بہم

برق وش

میرے سر پہ ہے حکم سرتاج کا ۔۔۔ نہ ٹالون کا فرمان مہاراج کا

[برق وش کا چمکا کے ہاتھ کو بجنتور کے ہاتھ مین دینا]

کنیزک یہ لو اپنی اسے بجنتور ۔۔۔ مبارک تمہین روز ہو آج کا

[کالی گہٹا کا آنکر دہرتی راج کے قدمون پر گرنا]

ابیات ـ تحت اللفظ

کالی گھٹا

سنو عرض میری یہی ادہرتی راج ۔۔۔ قصوران سے دو بخشوا میرا آج

خورشید نور

ستانے سے لوگون کے کہا تو قسم ۔۔۔ تو زنہار تجھکو نہ چھیڑین گے ہم

[ایک آواز ہیبت ناک کے ساتھ آتش فرشتہ کا آسمان سے اتر آنا]

آتش فرشتہ

بہت سچ ہے خورشید اتیرا یقین ۔۔۔ سزا بد کو دی افرین افرین

یہان کی تو نے شاہی اے برق وش ۔۔۔ نہوتا مگر بہائی سا ظلم کش

کہینگے یہی ہمتو بس بار بار ۔۔۔ کہ نیکون کا بیڑا ہمیشہ ہے پار

لاونی ـ دھن سارنگ ـ تال قوالی

طرز ۔ ،، مجہے ملا صنم پیارا تو دل آرا ۔ ۔ ،،

سب

ہے بدی مین کیا حاصل ارے غافل ۔۔۔ اک روز کریگی تجہکو بدی تو دوزخ سے واصل

وہ کسی کو مت آزاد کبھی زنہار ۔۔۔ ہے موذی کے لئے رکھی ہوئی اک روز خدا کی مار

ہو ہر ایک کے غمخوار ـ ہمیشہ یار ۔۔۔ بنی آدم تم رہو آپسمین سب بہائی سے دلدار

[جھولنا]

سب ملکے جو اک ہوجاین ۔۔۔ تو رشک فرشتے کھاین

ہر جگہہ پہ رونق پاین ۔۔۔ سنو میرے سجو ہو عاقل ـ ہے بدی

[تماشے کا اختتام یا ناڈراپسین کا گرایا جانا ۔]

)•(✱)•(

اشتہار ـ ہر خاص و عام کو واضح ہو کہ اس کتاب کا حق طبع جناب حافظ محمد عبد اللہ صاحب مولف نے ہمیشہ کے لیئے میرے مطبع الٰہی آگرہ کو ہبہ فرمایا ہے۔ لہذا کوئی صاحب میری تحریری اجازت حاصل کئے بغیر اس ناٹک کے چھاپنے یا چھپوانیکا قصد نہ فرماین جسقدر جلدین مطلوب ہون ہمارے پاس سے بارسال قیمت مقررہ منگالین ـ المشتہر ـ محمد مچھو خان مالک مطبع الٰہی آگرہ

خلاصہ اشتہار عام

انڈین امپیریل تھیئٹریکل کمپنی

ں کمپنی کے تقرر کا یہ منشا ہی کہ اہل ہند کو افعال قبیحہ
ے بد نتائج اور اعمال حسنہ کے نیک ثمرے بذریعہ فن ناٹک
یحتاً دکھلائے جائین اور نیز جملہ امور جو بغرض حصول
شا ے مذکور ضرور یا اُس سے متعلق ہون عمل مین آئین اس
بنی نے اکثر ایسے ہی تماشے جو عمدہ نتیجہ بخشین کتب تواریخ و قصص
بترہ سے لئے ہین اور اُنکے مضامین عربی - ہندی - انگریزی
وض کی مختلف بحرون مین بزبان فصیح اُردو نظم کئے ہین
پنی ہر شب مین ایک جدید شاہانہ تماشہ ناٹک گوناگون
دون زرق برق پوشاکون اور عجیب و غریب شعبدون سے
رہ ساز و سامان کے ساتھ دلکش راگ راگنیون مین بکمال
لی و خوش اسلوبی دکھلاتی ہی اور اختتام تماشہ پر نتیجہ ناٹک
بحتاً سمجھاتی ہی چھوٹے تماشون کے بعد بڑی دل لگی کی ایک
ں بھی کیجاتی ہی اور فرصت کے موقع پر انگریزی باجا سُناتی ہی
لی خوش آہنگ سامعین کو وجد مین لاتی ہی ہر یوم تماشہ کو
ہارات متضمن شرائط جلسہ معہ خلاصہ مضمون تماشہ تقسیم کئے جاتے ہین
لے پیش نظر ہونے سے مطالب تماشہ ہر شخص کی سمجھ مین بخوبی آتے
ں - اس کمپنی کے اکثر تماشون کی کتابین طبع ہو چکی ہین
روہ تماشہ گاہ مین فروخت کے واسطے موجود رہتی ہین جو
احب اُنکو خرید فرماتے ہین وہ تماسے کا پورا پورا حظ اوٹھاتے
ں - یہ کمپنی عموماً ٹکٹ پر تماشے دکھلاتی ہی مگر طلب فرمانے
ے رؤسائے نامدار کے در دولت پر بھی جاتی ہی - انگریزی
لداری و ریلوے سفر مین باستثنائے میلون کے اخراجات
لعی کمپنی بابت طیاری اسٹیج پانسو روپیہ اور بابت کرایہ و
بار برداری فی میل پانچ روپیہ اور تاریخ روانگی سے یوم واپسی تک
جن راتون مین تماشہ نہ ہو سکے فی شب پچاس روپیہ مقرر ہی اور
معمولی اُجرت تماشہ چار تماشون کے لئے ایک ہزار روپیہ - آٹھ
تماشون کے لئے ڈیڑھ ہزار روپیہ بارہ تماشون کے لئے دو ہزار
روپیہ سولہ تماشون کے لئے ڈھائی ہزار روپیہ - بتیس تماشون
کے لئے چار ہزار روپیہ بعدہٗ فی تماشہ سو روپیہ ہی اور انعام و اکرام
رئیس کی ہمت و قدردانی پر منحصر ہی - اطلاع طلبی کم سے کم ایک
ماہ پیشتر ضرور ہی اور پانسو روپیہ پیشگی کا دستور ہی - مگر میلون
اور ہندوستانی عملداریون مین یا جہان ریلوے لین ابھی نہین ہی
کل اخراجات و اجرت و محصول مندرجہ اشتہار ہذا بشرح
دو چند ہو گی شرح محصول داخلہ مندرجہ اشتہار ہذا کبھی کبھی
خاص مصلحت سے کم و بیش بھی کیجاتی ہی اور اوس کی اطلاع
بذریعہ شرحنامہ کے جو در تماشہ گاہ پر آویزان رہتا ہی دیجاتی ہی -
جو صاحب اس کمپنی سے خط و کتابت کیا چاہین وہ اپنا مکاتبہ
بمقام شہر فتحپور ہنسوہ محلہ قضیانہ پاس جناب حافظ محمد عبد الغفور صاحب رئیس
و زمیندار موضع چتورا و مالک مطبع لامع النور کے روانہ فرمائین -
اُسکو حافظ صاحب موصوف جنھین کمپنی ہذا کے ہر کوچ و مقام سے
ہمیشہ معمولی طور پر اطلاع دیجایا کرتی ہی اس کمپنی مین پہونچا دینگے
اور اپنا نام و نشان صاف لکھنے والے کاتب جلد جواب پائین گے
اور جب کبھی کوئی اس کمپنی کے قیام کا ٹھیک پتا لگانا یا اشتہارات
منگوانا یا کتب ناٹک مطبوعہ خرید فرمانا چاہین تو اپنی درخواست
حافظ صاحب موصوف کی خدمت مین بھیجین بیرنگ خط کوئی نہ لیا جائیگا
نہ بغیر آنے پوسٹکارڈ جوابی یا ٹکٹ کے جواب دیا جائیگا